بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

یوم ہفتہ

جلد ۶۰/۲۵	۸ محرم ۱۳۹۰ھ، ۶ امان ۱۳۵۰ ہش، ۶ مارچ ۱۹۷۱ء	نمبر ۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۴ امان۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ چکروں کی تکلیف میں بھی کافی فرق رہا۔ احباب جماعت خاص درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو

اگر کوئی شخص بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں

"خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سیّد ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیّت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو کہا ہے کہ اے فاطمہؓ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے خدا کے نزدیک قومیّت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دُنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالیٰ سے اُنکا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبّت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی سیّد ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور خدا کے احکام کی بیحرمتی کرے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آلِ رسول ہونیکی وجہ سے نجات دیگا اور وہ بہشت میں داخل ہو جاویگا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے۔ اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو۔ یا آریہ ہو وہ خدا کے نزدیک عزّت پانیکے لائق نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے۔ یہ دُنیا کے انتظام اور عُرف کیلئے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں اُنکا اصل باعث تقویٰ ہی ہے۔ جو متقی ہے وہ جنّت میں جائیگا۔ خدا تعالیٰ اس کیلئے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزّز متقی ہی ہے۔ پھر یہ جو فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ مِنَ السَّیِّدِیْنَ۔ پھر متقی کیلئے تو فرمایا۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اسکو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیّدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۳-۳۴۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ امان۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج کل بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے لیکن بالعموم طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے یکدم ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کیلئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے دینی نصاب کا امتحان ۷ مئی ۷۱ء بروز ہفتہ ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم - سورۃ انفعال۔ سورۃ توبہ
۲۔ علم کلام - اعجاز احمدی کا اُردو حصہ
۳۔ انٹرویو - ۲۰ نمبر

ناظر اصلاح وارشاد

جملہ انسپکٹران، مربیان و معلمین کے لئے ضروری اعلان

جملہ انسپکٹران بیت المال، مربیان اور معلمین سلسلۂ عالیہ احمدیہ کو نظارت بیت المال اور نظارت اصلاح وارشاد کے توسط سے اطلاع پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات عہدیداران حسب قواعد کروا کر ۱۵ مارچ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا الطور یاددہانی تاکید کی جاتی ہے۔ کہ انتخابات عہدیداران مقررہ میعاد کے اندر بھجوانے کی طرف توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء

ناظر اعلیٰ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبیؐ

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا۔ وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا۔ وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ: مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ" وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ، مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (بخاری)

حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ، وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (ترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جن میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا اَعْدَدْتَ لَھَا؟" قَالَ: حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "قیامت کب ہوگی" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب دیا "صرف اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"

عَنْ رَبِیْعَۃَ ابْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰتِیْہِ بِوَضُوْءِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ: "سَلْنِیْ" فَقُلْتُ: اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ: اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ؟ قُلْتُ، ھُوَ ذَاکَ قَالَ: فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ (مسلم)

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اہل الصفہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے آپ کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا ایک دن آپ نے فرمایا مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا میں اس دعا کے لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ کا ساتھ نصیب ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ بس یہی کافی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ میں دعا کروں گا لیکن کثرت سجود۔ کثرت صلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

حقیقی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے

اور

معرفت کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور محبت کے ساتھ وابستہ ہے

ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے چلے جانا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حقیقی نجات کے طالب بنیں اور اس راہ میں ہر قسم کے مجاہدات کرتے چلے جائیں۔ نجات کے معنی دنیا نے درست نہیں سمجھے۔ مثلاً عیسائی سمجھتے ہیں کہ گناہ کے مواخذہ سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور اس غلط سمجھ کے نتیجہ میں وہ نجات کے لئے مسیح کے خون اور کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی بھول ہے

نجات کے حقیقی معنے

اس خوشحالی کے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں دائمی مسرّت اور خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت میں پیدا کی گئی ہے۔ انسان طبعاً اور فطرتاً خوشحالی کا متلاشی ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال آپ کو اپنے ایک نئے نومسلم جرمن بھائی کے ایک خط کی دیتا ہوں۔ انہوں نے جب ہم فرینکفورٹ میں تھے اس وقت بیعت کی اور اسلام لائے۔ کچھ عرصہ ہوا غالباً دو یا تین ہفتے ہوئے ان کا ایک خط مجھے ملا وہ خط بڑا پیارا ہے اس لئے کہ وہ فطرت انسانی کی آواز ہے۔ اس خط میں انہوں نے لکھا کہ دنیا خوشحالی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے اور انہیں وہ حاصل نہیں ہوتی میں اسلام لایا تو

اسلام کی حسین تعلیم

کے نتیجہ میں میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ مجھے ساری دنیا کی خوشیاں حاصل ہوگئی ہیں۔ یعنی وہ فطرتی آواز جس کو اسلام لانے سے قبل وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اسے انہوں نے سمجھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی حمد سے اس کا دل اس تصوّر کی وجہ سے لبریز ہؤا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام لانے کی جو توفیق دی ہے۔ اس کے نتیجہ میں فطرت کا یہ تقاضا کہ مجھے خوشحالی ہر وقت نصیب رہے۔ پُورا ہوگیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

انسان نے مال اور دولت اور مادی ترقی میں خوش حالی کی تلاش کی مادی لحاظ سے ترقیات تو اس نے بہت حاصل کر لیں۔ بڑے مالدار بھی ہوگئے لیکن خوشحالی اسے نصیب نہیں ہوئی۔ امریکہ ہے، روس ہے۔ یورپ کی اقوام ہیں۔ مادی لحاظ سے وہ بڑی ترقی یافتہ ہیں۔ بڑی امیر قومیں ہیں۔ ہر قسم کی مادی اور جسمانی سہولتیں انہیں حاصل ہیں۔ ہم میں سے اکثر ان کا تصور بھی یہاں نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی ان کے دل خوش نہیں۔ اور یہ احساس ان کے اندر پایا جاتا ہے کہ وہ مقصد جسے ہماری فطرت، جسے ہمارے نفس حاصل کرنا چاہتے تھے وہ ہمیں حاصل نہیں ہؤا۔ سیاسی اقتدار اور

دُنیا میں غلبہ حاصل کرنے

کی بھی انسان نے کوشش کی۔ اور اس میں اپنی خوشحالی کو سمجھا۔ لیکن امریکہ ہی کو دیکھ لو۔ سیاسی اقتدار اور غلبہ کے نتیجہ میں اس قوم نے خوش حالی تو کیا حاصل کرنی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں اپنے بچوں کو دُنیا کے مختلف خطوں میں مروا رہے ہیں۔ اور جو چیزیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ انہیں حاصل نہیں ہو رہی۔ غرض انسان کی فطرت کے اندر خدا تعالےٰ نے یہ رکھا ہے کہ وہ ایک ایسی خوش حالی حاصل کرے۔ جس کے نتیجہ میں

دائمی اور ابدی مسرّتیں اور لذّتیں

اسے حاصل ہوں۔ اس کے لئے اس نے ہمیں بھی تعلیم دی ہے اور اسلام کے ذریعہ ہم پر اس خوشحالی کی راہیں بھی کھولی ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حقیقی خوشحالی جو دائمی مسرتوں کا موجب ہوتی ہے۔

عرفان الٰہی کے بغیر ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت ہی ہے جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کی خوشیاں انسان کو مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جب حقیقی علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کے دو معنے کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا اس پر ظہور ہوا اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کا اس پر ظہور ہوا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات کا کسی انسان پر ظہور ہو تو اس کا دل اپنے رب کے خوف سے کانپ اٹھتا ہے۔ اور حقیقت اس پر آشکارا اور نمایاں ہو جاتی ہے کہ خدا کا غضب ایک ایسی آگ ہے جو جلا کے رکھ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب

اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات

کا اس پر جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور حسن کی تجلّی اس پر ہوتی ہے تو اس کا دل اپنے رب کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان دو جلوؤں کے بعد وہ اپنے رب کو سچے معنی میں پہچاننے لگ جاتا ہے اور اپنے رب کی قدر جو اس کے دل میں ہونی چاہیئے وہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ورنہ دوسروں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ جنہوں نے اس کی ذات۔ اس کے جلال اور جمال کا مشاہدہ نہیں کیا وہ اس کی قدر کو کیا جانیں۔ لیکن جب ایک مسلمان اپنے رب کی جلالی اور جمالی صفات کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اس یقین پر قائم ہو جاتا ہے اور اس حقیقت کو پا لیتا ہے کہ اس قادر و توانا کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ تو تمام گناہوں سے وہ نجات پا جاتا ہے۔ ہر اس چیز کے کرنے سے اس کی روح اور اس کا جسم کانپ اٹھتا ہے جس کے کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم سے ناراض

. . . .

ہو جاؤں گا۔ غرض ایک ہی جلوہ جلالی صفات۔ کا جب ظاہر ہوتا ہے تو

ہر قسم کے گناہوں سے نجات

دلاتا ہے۔ بشرطیکہ معرفت کامل اور حقیقی ہو ادھوری نہ ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے حُسن کو انسان دیکھتا ہے تو اس کی محبت سے دل لبریز ہو جاتا ہے۔ اور اس محبتِ الٰہی کے سمندر میں وہ غرق ہو جاتا ہے اور محبت کی آگ جسمانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش (اپنی فکر اور تدبّر اور اپنے عمل سے) کرتا ہے کہ اپنے اس محبوب اور مطلوب کو اور اس کی رضا کو حاصل کر لے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقی لذت اور سرور خدا تعالیٰ کی محبت ہی میں ہے۔ تب وہ نجات پاتا ہے کیونکہ تب اُسے حقیقی اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور اس کی فطرت کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو ایک لگن لگائی ہے کہ اس کا تعلق پختہ طور پر اس کے پیدا کرنے والے کے ساتھ قائم ہو جائے وہ مقصد اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ پس حقیقی نجات کے لئے معرفت اور عرفان کا ہونا ضروری ہے۔ اور جب

اللہ تعالیٰ کی صفات کی اور اس کی ذات کی معرفت

اور اس کے جلال اور جمال کے جلوے انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو وہ گناہ سے اس سے زیادہ ڈرنے لگتا ہے جتنا اس پیالہ سے جس کے متعلق اُسے یقین ہوتا ہے کہ اس کے اندر مہلک زہر گھلا ہوا ہے۔ وہ اس کے قریب نہیں جاتا۔ وہ اس سے ایک قطرہ بھی پینے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ اس طرح ہر اس چیز سے انسان بچتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ پایا جاتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے گناہ سے کلی نجات اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور جب وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے رب کا پیار

دیکھتا ہے۔ وہ پیار جو اسے اپنی ماں اور باپ سے بھی نہیں ملا تھا اور وہ پیار جو دنیا کا کوئی پیار کرنے والا شخص یا اشخاص اُسے نہیں دے سکتے تو بس وہ اسی پر فدا ہو جاتا ہے اور اس کی اپنی کوئی مرضی باقی نہیں رہتی۔ وہ اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ غرض نجات کا تعلق صرف اخروی زندگی کے ساتھ نہیں نجات اسی دُنیا سے شروع ہوتی ہے اور اخروی زندگی میں بھی کسی وقت ختم نہیں ہوتی۔ یعنی اس کی ابتداء تو ہے مگر اس کی انتہاء نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابدی زندگی اپنے بندوں کے لئے اس دُنیا میں مقدّر کی ہوئی ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ نجات ہمیں دوسری دُنیا میں مل جائے گی لیکن اس دُنیا میں اس کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوں گے یہ حماقت ہے۔ اسی دنیا میں انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اس دنیا میں وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو کچھ اس طرح پہچان لیا ہے کہ وہ اس کی ناراضگی کو ایک لحظہ کیلئے بھی برداشت نہیں کر سکتا اور کچھ اس طرح اس نے اس کی معرفت حاصل کر لی ہے۔ اس کے جمال اور اس کے حُسن کو دیکھ لیا ہے کہ وہ اپنی ہر چیز بلکہ اپنے نفس کو بھی اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور اسی میں اس کی ساری لذّت ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک ذاتی محبت اور پیار اس

پاک اور اعلیٰ اور عظیم ہستی

کے ساتھ اُسے ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اس محبت میں ہی اپنی جنت کو پاتا ہے۔ کسی انعام اور ثواب کا خواہش مند نہیں ہوتا۔ اس دنیا میں ہر قسم کی تلخیاں اس محبوب کے لئے برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ اس دنیا میں یعنی اُخروی دُنیا میں بھی کسی اور ثواب کی وہ خواہش نہیں رکھتا سوائے اس ثواب کے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جلوے ہر آن اس پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔ غرض نجات اس دنیا ہی میں مل جاتی ہے اور اس نجات کے حصول کے لئے انتہائی قربانیاں اور انتہائی مجاہدات کرنے ہمارے لئے ضروری ہیں اور ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہیں۔ اس نجات کے حصول کے لئے کسی اور کے خون یا کسی اور کو صلیب پر چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اپنے نفس کی قربانی

دینی پڑتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"نہ کوئی خون تمہیں فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ سوائے اس خون کے جو یقین کی غذا سے خود تمہارے اندر پیدا ہو۔"

اور حقیقت یہ ہے کہ جب یہ خون ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور عرفان کو ہم حاصل کر لیں تو پھر عصیان ہمارے دل کے اندر داخل نہیں ہو سکتا سب گند دُور ہو جاتے ہیں۔ سب خوشیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ سب پاکیزگیاں اس گھر کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور نعمتوں کے جلوے انسان اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے۔

پس نجات کے لئے معرفت کا حصول ضروری ہے اور معرفت کے حصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

نبیٔ اکرمؐ کی کامل اتباع اور محبّت

کو بتایا ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو کہ آپ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر سکون کو نقل کرنے کی خواہش ہر وقت دل میں موجزن رہے یعنی اتباع اسوۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دُنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے (اگو ہم نے حضورؐ کے سارے ہی احکام کی اتباع کرنی ہے) کہ

مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً الْجَاھِلِیَّۃِ۔

دراصل نبی اکرمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی کی اطاعت ہمارے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی سے رشتۂ محبت قائم رکھنا ہم پر واجب ہے تو صرف اسی لئے صرف اس لئے کہ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیار کے ساتھ اپنے

اُس فرزند جلیل کا ذکر

فرمایا جو اس آخری زمانہ میں دنیا کی طرف مبعوث ہونے والا تھا۔ آپ کے اس محبت کے اظہار کی وجہ سے ہمارے دل بھی اس عظیم فرزند کیلئے محبت کے جذبات پاتے ہیں اور بڑے شدید جذبات پاتے ہیں اس لئے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی اپنے اس فرزند کے لئے ہم عظیم محبّت کے جذبات دیکھتے ہیں۔

پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خلفاء کی سُنّت کی بھی اتباع کرو۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم آپؐ کی محبّت سے مجبور ہو کر آپؐ کے فرمان کے مطابق

آپ کے خلفاء سے تعلق

رکھیں اور ان سے محبّت کا رشتہ قائم کریں اور ان کی سنّت کی بھی اتباع کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اندھیروں کی موت ہمارے نصیب میں ہوگی۔ اور جو شخص ایسا نہیں کرتا وہ اندھیرے میں ہے اُسے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ نجات کے حصول کا ذریعہ قرآن کریم نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ساتھ انتہائی محبّت رکھنا بتایا ہے اگر ہم اس دُنیا میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ موقوف ہے کامل معرفت پر۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ معرفت (کامل معرفت جو انسان کے دل میں اللہ تعالےٰ کا حقیقی خوف اور اس کے لئے حقیقی محبت کو قائم کرتی اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے) تم حاصل نہیں کر سکتے جب تک ایک نمونہ جو کامل اور مکمل اور اعلےٰ ہے تمہارے سامنے نہ رکھا جائے۔ وہ نمونہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اس نمونہ کو سامنے رکھو۔ اس کی محبّت اپنے دل میں پیدا کرو اور کسی صورت میں بھی اس کی اتباع سے باہر نہ نکلو جو وہ کہتا ہے وہ کرو۔ جس رنگ میں وہ عبادت بجالانے کے طریق بتاتا ہے اور جس طور پر وہ مخلوق کے ساتھ ہمدردی یا حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو۔ ہر چھوٹی اور بڑی بات میں بہرحال تم نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہے۔

پس ایک احمدی کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے

کہ ہم اس خوش حالی کو حاصل کریں۔ جس کے نتیجہ میں دائمی مسرت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھُوک اور پیاس اللہ تعالےٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے لئے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالےٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبّت سے لبریز ہو جاتا ہے وہ محبّت جو ہر غیر سے ہمیں بے نیاز کر دیتی ہے۔ غیر اللہ کے ساتھ محبّت یا اُن کے ساتھ کوئی لگاؤ باقی نہیں چھوڑتی۔ اپنا نفس بھی انسان بھُول جاتا ہے۔ تمام انسانی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ ہوتی ہے جو اُس کی جان اور اُس کی روح بن جاتی ہے اور ذاتی محبّت اللہ تعالےٰ کے لئے انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ نجات اگر تم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو کامل اور مکمل اسوہ ہیں) کی اتباع کرو اور آپؐ کے لئے حقیقی اور سچی محبّت اپنے دل میں پیدا کرو تب خدا تعالیٰ کی محبت پاؤ گے۔ اس کے بغیر نہیں پا سکتے۔ پس ہمیں نجات کے حصول کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا چاہیئے اور اس راہ میں ہر قسم کی قُربانیاں اور مجاہدات کرتے چلے جانا چاہیئے اس دعا کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے کہ ہر خیر اس کے فضل پر منحصر ہے۔ انسان اپنی کسی طاقت یا اپنے کسی عمل یا اپنی کسی قربانی یا کسی ایثار سے خدا تعالےٰ کی محبّت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات کو نہیں پا سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہی ہم پر نازل ہو اور وہ تھوڑے کو بہت سمجھ لے۔ وہ حقیر کو اعلےٰ سمجھ لے۔ وہ ایک ذرّہ ناچیز کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ لے اور اس ذرّہ ناچیز کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کے سامان پیدا کر دے۔ وہ جو سب قدرتوں والا ہے۔ وہ جو تمام فضلوں اور برکتوں والا ہے وہ اپنے بندے پر فضل اور رحمت اور برکت کی بارش نازل کرنا شروع کر دے۔

نجات اُسی کے فضل پر منحصر ہے

اور اسی کے حصول کو جذب کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی محبّت کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں سمجھ عطا کرے اور ہمارے لئے عرفان کی راہوں کو ہمیشہ کھولتا چلا جائے۔

امتحان کتاب تذکرۃ الشہادتین

اس کتاب میں عربی والا حِصّہ امتحان میں نہیں آئے گا۔ اس لئے ممبرات اسے یاد نہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماءِ اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاکرہ علمیہ

اسلام اور سائنس

محترم شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور۔

(۱)

سوال:۔ قرآن حکیم میں ہے کہ پتھروں میں سے بعض پتھر ایسے ہیں کہ جن میں سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں تو ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے (البقرہ آیت ۷۵) بظاہر نظر، یہ دونو قسم کے پتھر ایک ہی ہیں۔ ان میں فرق کیا ہے؟

جواب:۔

سائنس نے ثابت کیا ہے کہ دوسری قسم کے پتھر بھی موجود ہیں جن کے اندر پانی کے کرسٹل ہوتے ہیں آتش افشانی کے نتیجہ میں چٹانیں پگھلی ہوئی صورت میں نکلتی ہیں اس لاوے کو MAGMA کہتے ہیں۔ اس میں نو فیصدی تک پانی کرسٹل کی صورت میں ہوتا ہے پھٹنے سے یہ کرسٹل پانی میں بدل جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کوئی دہانہ آتش فشاں ہوگا وہاں پانی کی جھیل بھی ہوتی ہے۔ اب ایسی ایجاد بھی ہو چکی ہے کہ پتھر کو پانی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ایک طرف سے ماگمائی پتھر ڈالیے دوسری طرف سے پانی حاصل کر لیجئے گویا پتھروں سے پانی دو طرح سے جاری ہوتا ہے بعض پتھروں کے نیچے چشمے ہوتے ہیں جو کہ انفجار کے نتیجہ میں بہہ پڑتے ہیں۔ بعض پتھروں کے اندر پانی کے دھارے خوابیدہ ہوتے ہیں جو زمینی تہوں سے آتش فشانی کے عمل سے لاوے کی صورت میں نکلتے ہیں۔ اس انشقاق کے نتیجہ میں کرسٹل بخارات بن جاتے ہیں۔ اور بخارات پانی بن کر جھیلوں کی صورت میں بہہ پڑتا ہے۔

بعض سائنس دان کہتے ہیں کہ دنیا میں پانی ماگمائی پتھروں کے انشقاق کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا۔ کتنا عظیم الشان مضمون ہے جو کہ قرآن حکیم میں بیان ہوا ہے۔

(۲)

سوال: قرآن حکیم میں وارد ہوا
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ۔ (۶۵:۱۳)
اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور انہی کی مثل زمین میں بھی سات (بطن) زمین میں سبع سموات کی مثل پیدا کرنے سے کیا مراد ہے۔

جواب:

عصر حاضر میں یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ ہماری زمین دراصل سات زمینوں کا مجموعہ ہے یا یوں کہئے کہ اس کے سات بطن ہیں۔ روسی ماہرین نے یہ عظیم الشان ریسرچ THE MYSTERY OF THE EARTHS MANTLE میں پیش کی ہے یہ کتاب ۱۹۶۵ء میں اشاعت پذیر ہوئی ہے ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"روس میں ایک مشہور کھلونا دکانوں پہ بکتا ہے جب آپ اسے کھولتے ہیں تو اس کے اندر ایک اور کھلونا بالکل اسی شکل کا لیکن اس سے کچھ چھوٹا برآمد ہوتا ہے۔ اس دوسرے کھلونے کو آپ کھولیں تو اس میں سے اسی طرز کا تیسرا کھلونا نکل آئے گا۔ اب تیسرے کو کھولیں تو چوتھا چوتھے کو کھولیں تو پانچواں۔ پانچویں کو کھولیں تو چھٹا برآمد ہوگا۔ بالآخر ساتواں کھلونا ننھا منا نکلے گا۔ یہ کھلونا گویا مرکزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔" (ص ۱۲۳)

اسیطرح آپ زمین کو تہہ بہ تہہ کھولتے جائیں تو پتہ لگے گا کہ ہمارا کرہ سات زمینوں کا مجموعہ ہے آخری حصہ مرکزہ ہے تفصیل کا یہ موقعہ نہیں اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ زلزلہ پیما سائنسی آلات کی مدد سے یہ حقائق منصۂ شہود پہ آئے ہیں۔

(۳)

سوال: سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ
تم خواہ پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی مخلوق جو تمہارے دلوں میں عظمت رکھتی ہو تب بھی تم کو دوبارہ زندہ کیا جائیگا (۵۱)

کیا انسان پتھر لوہا یا اور کسی دھات میں بدل سکتا ہے۔؟

جواب:۔ زمین کی پہلی تہہ مٹی کی ہے۔ پھر پتھر ہے پھر لوہا ہے اور بعض ایسی سخت دھاتیں کہ لوہا ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ فرمایا کہ زمین اپنے مُردوں کو خواہ کسی تہہ میں سمیٹ لے۔ مثلاً ہی انسان مٹی بن جائے زیر زمین چٹانوں میں دب کر پتھر میں بدل جائے لوہے کے کھولتے ہوئے بطن میں پہنچ کر سراپا حدید بن جائے یا کسی اور سخت ترین مادے کی تہوں میں اتر کر اسی مادے میں تبدیل ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔

زمین کی تہوں میں پتھر اور لوہا تو موجود ہی ہے ڈرلنگ کے نتیجہ میں بعض عجیب غریب دھاتیں برآمد ہوئی ہیں ایک دفعہ "ڈرل پوئنٹ" کے ذریعہ جب زمین کا سینہ شق کیا گیا تو دھماکہ کے ساتھ ایک ایسا عظیم چہار گوشہ ستون ابھر کر باہر نکل آیا جو کہ دنیا کا سخت ترین مادہ ثابت ہوا۔ اس سے پہلے اس قسم کا مادہ کبھی دیکھا نہیں گیا۔ سائنسدانوں نے سر توڑ کوشش کی کہ اسے کاٹ سکیں لیکن ہر ہتھیار کند ہو گیا۔ بالآخر Laser کی مرتکز انرجی سے کام لیا گیا اس کا بال بیکا بھی نہیں حالانکہ Laser کی صرف ایک لہر ہیرے کا سینہ شق کر دیتی ہے اب دھماکہ پیدا کرنے والے آلات یعنی بلاسٹر لائے گئے لیکن بلاسٹنگ کا عمل بھی رائیگاں گیا بالآخر مخصوص پلازما گنوں کے ذریعہ کروڑ ڈگری حرارت کا مہیب ریلا اس ستون کو توڑنے میں کامیاب ہوا۔ یہ مادہ دنیا کی سخت ترین چیزوں کو ایسے کاٹ دیتا ہے جیسے چھری مکھن کو کاٹتی ہے۔ اس حیرت انگیز انکشاف پر سائنسدان انگشت بدنداں رہ گئے۔

زمین کے بطن میں لوہا ہے اور اس سے سخت تر مادے۔ اس پس منظر میں قرآنی بیان صحیفہ فطرت کا عکس منظر عام پر لانے والے اب مجھے یہ بتانا ہے کہ انسانی اور حیوانی ڈھانچے اور جسم کے ذرات کیا کیا صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ آثار حیوانیہ زمین میں کئی صورتوں میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات کیچڑ میں موجود جانور گل سڑ جاتا ہے اور اس کی جگہ نمکیات لے لیتے ہیں بعد میں کیچڑ اور نمکیات دونوں چٹان میں تبدیل ہو جاتے ہیں بعض اوقات ہڈیوں اور دیگر سخت اجزاء کے اوپر نمکیات کی یکساں تہہ جم جاتی ہے جو انہیں خراب ہونے سے بچاتی ہے اور ان کی مضبوطی میں اضافہ کرتی ہے۔ اب سے ۲۵ کروڑ برس پہلے بہت سے جنگلات زمین میں دب کر کوئلہ بن گئے۔ بعض جانور اور کیڑے مکوڑے اس کوئلے میں محفوظ ہو گئے"

"سمندر کی تہہ اور بعض پرانی چٹانوں سے ملنے والے گھونگے کیلشیم کے مرکبات میں بدل چکے ہیں اسیطرح بعض دوسرے باریک سمندری جانوروں کے آثار خاص قسم کی مٹی یا معدنیات کا روپ دھار چکے ہیں"

(معلومات)

لائف نیچر لائبریری نے ایک معتبر کتاب THE EARTH کے نام سے شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ سمندری چٹانوں کے اجزائے ترکیبی میں حیوانی اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ جو کہ لاکھوں سال کے تغیرات کے بعد چٹانوں میں بدل جاتے ہیں۔

پھر لکھا ہے کہ زمین کے بطن میں لوہے کے چشمے ابل رہے ہیں

متحجر جانوروں کے ڈھانچے بے شمار مل چکے ہیں بزمانہ قدیم کے بیہودہ دیو ہیکل مہیب جانور ہیں جو کہ چٹانوں میں پھنس کر پتھر بن گئے یا اپنا نشان (نقوش بدن) چھوڑ گئے۔

پومپئی سے متحجر انسانی ڈھانچے بھی ملے ہیں۔ یہ آتش فشانی میں دبے ہوئے انسان دو ہزار سال کی مدت میں لاوے میں ڈوب کر پتھر کی طرح سخت بن گئے۔ اسیطرح انسانی ڈھانچہ لوہے یا کسی سخت تر مادہ میں تبدیل ہو سکتا ہے جیسے زمین کے بے پناہ دباؤ سے درختان سبز کوئلے میں بدل گئے کوئلہ ہیرے ہیں۔ اسیطرح امکانی طور پہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آتش فشانی کی زد میں آنے والے انسان پتھر یا دھات میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اس پس منظر میں قرآنی بیان ایک حقیقت ثابتہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس قرآنی حقیقت کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

"میں اس آیت سے نتیجہ نکالتا ہوں کہ ممکن ہے کہ انسانی جسم میں لمبے عرصہ کے بعد ایسا تغیر پیدا ہو جاتا ہو کہ وہ کسی دوسرے مادہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہو۔ سائنس کی

(باقی ص۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

(مرتبہ: شیخ خورشید)

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق

عزم وثبات:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقع زندگی میں جگہ جگہ عزم وثبات کی چلتی پھرتی تصویریں نظر آتی ہیں جنگ احد میں صحابہؓ نے آنحضرت سے علیٰ مشورہ پر حملہ کرنے کی رائے دی لیکن حضورؐ کے مسلح ہو جانے کے بعد حملے سے ہاتھ روک لینے کا خیال ظاہر کیا مگر حضور نے فرمایا ——— "پیغمبر زرہ پہن کر اتار نہیں سکتا"!

شجاعت:- شجاعت میں آنحضرت کا کوئی حریف نہ تھا۔ بڑے بڑے بہادر آپؐ کی تیغ شجاعت کا لوہا مانتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں اچانک شور اٹھا کہ غنیم آ گیا۔ لوگ مقابلے کو نکل آئے۔ لیکن سب سے آگے آنحضرتؐ تھے اور جلدی میں زین کے بغیر برہنہ پشت گھوڑے پر سوار ہو کر ہر جگہ دیکھ بھال کر آئے پھر لوگوں کو تسلی دی کہ کوئی خطرہ نہیں

سچ بولنا:- یوں تو سچ بولنا اور پیغمبری لازم و ملزوم ہیں لیکن یہاں صرف دشمنوں کی زبان سے آنحضرت کی راست گفتاری کی ایک شہادت درج کی جاتی ہے:-

نبوت کا دعویٰ کرنے کے وقت قریش مکہ نے حضورؐ کو نعوذ باللہ مجنون کہا، شاعر کہا کاہن کہا۔ لیکن کاذب کہنے کی کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ ابو جہل جیسے جانی دشمن نے بھی یہ اعتراف کیا کہ:-

"محمدؐ! میں تمہیں جھوٹا نہیں سمجھتا"

عفو وحلم:- ایک دفعہ آنحضرتؐ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک بدو حاضر ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ مسجد ہی میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ لوگ اسے سزا دینے کے لئے جمع ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ "اسے چھوڑ دو اور پانی کا ایک ڈول ڈال کر بہا دو۔ خدا نے تمہیں مشکل کے لئے نہیں بلکہ سہولت کے لئے بھیجا ہے"۔

دشمنوں سے درگذر:- دشمنوں سے بدلہ لینے کا سب سے بڑا موقع وہ تھا جب آنحضرتؐ نے مکہ فتح کیا۔ اس تقریب پر وہ سب لوگ سامنے تھے۔ جنہوں نے کینہ خواہی کے مجنونانہ جوش میں آپ پر اذیت و ظلم کی بجلیاں گرانے میں تمام قوتیں صرف کر دی تھیں لیکن رحمۃ للعالمین نے انہیں یہ کہہ کر چھوڑ دیا۔

لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء

تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم آزاد ہو۔

کفار کے ساتھ سلوک:- ابوبصرہ غفاریؓ کفر کی حالت میں بمقام مدینہ رسول اللہ کے مہمان ہوئے۔ رات ہوئی تو تمام بکریوں کا دودھ پیتے پیتے ختم کر دیا۔ آنحضرتؐ خاموش رہے

یہودیوں اور عیسائیوں سے سلوک:- ایک دفعہ چند یہودی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور السلام علیکم کی بجائے السام علیکم (تمہیں موت آئے) کہا۔ حضرت عائشہؓ نے غصہ میں آ کر انہیں سخت جواب دینا چاہا۔ لیکن حضور نے روکتے ہوئے فرمایا۔ عائشہؓ نرمی کرو۔ خدا کو ہر بات میں نرمی پسند ہے"

ایک دفعہ نجران کے عیسائی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کی خاطر داری کر کے انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا۔ بلکہ ان کے اپنے رواج کے مطابق مسجد میں عبادت کرنے کی بھی اجازت فرمائی مسلمانوں نے انہیں منع کرنا چاہا تو آپ نے روک دیا۔

غریبوں پر شفقت:- ایک دفعہ آنحضرتؐ نے دعا میں فرمایا "اے خدا! مجھے غریب زندہ رکھ، غریب اٹھا اور غریبوں ہی کے ساتھ میرا حشر کر"

حضرت عائشہؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ یہ کس لئے؟" ارشاد ہوا "اسلئے کہ غریب امیروں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے" پھر فرمایا "عائشہؓ! کسی غریب کا سوال رد نہ کرنا خواہ ذرا سا چھوہارا ہی کیوں نہ ہو۔ وہی دے دینا۔ خالی ہاتھ نہ لوٹانا"

دشمنوں کے لئے دعائے خیر:- غزوۂ احد میں جب دشمنوں نے آپ پر پتھروں، تیروں اور تلواروں سے قاتلانہ حملے کئے۔ ان کے حملوں کو آپ نے اس دعا کے حربے سے روکا کہ:

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔

اے اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ کہ یہ نادان ہیں

بچوں سے محبت اور شفقت:- رسول اللہ صلعم بچوں کے ساتھ نہایت محبت کرتے اور ان پر شفقت فرماتے تھے۔ ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں:-

"ایک دفعہ بچپن میں میں نے آنحضرتؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر حضورؐ گھر کو روانہ ہوئے میں بھی ساتھ چلنے لگا۔ ادھر سے کچھ اور لڑکے بھی آ گئے۔ آنحضرتؐ نے سب لڑکوں کو اور مجھے پیار کیا"

آنحضرتؐ کا ابر شفقت مسلم اور غیر مسلم سب بچوں پر یکساں برستا تھا۔

تاریخ اسلام

بیت المقدس کی فتح

جنگ یرموک کے بعد رومیوں کی قوت پاش پاش ہو گئی اسلئے مسلمانوں نے بہت سے چھوٹے چھوٹے مقامات نہایت آسانی سے فتح کر لئے البتہ حلب اور انطاکیہ کے رومیوں نے کچھ مزاحمت کی لیکن انہوں نے بھی بالآخر اطاعت قبول کر لی

فلسطین کی مہم عمرو بن العاص کے سپرد تھی۔ انہوں نے بہت سے فلسطینی علاقے فتح کر لئے مگر فلسطین کا مرکزی شہر بیت المقدس باقی رہ گیا تھا۔ یرموک کی مہم کی وجہ سے ادھر توجہ جلد نہ ہو سکی۔ جب رومیوں کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو عمرو بن العاص نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ عیسائی قلعہ بند ہو گئے۔ اس اثنا میں حضرت ابوعبیدہؓ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ عیسائیوں نے چند دن کی مدافعت کے بعد صلح کی درخواست کی اور یہ شرط پیش کی کہ مسلمانوں کا خلیفہ خود آ کر صلح کا معاہدہ طے کرے۔ حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع دی گئی آپؓ نے اسے منظور فرما لیا۔ آپ حضرت علیؓ کو اپنا قائم مقام مقرر فرما کر رجب ۱۶ھ میں بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ تمام مسلمان سرداروں کو اطلاع کر دی گئی جابیہ کے مقام پر سب نے آپ کا استقبال کیا۔ یہ لوگ ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ تم نے اتنی جلدی عجمی عادتیں اختیار کر لیں؟ انہوں نے قباؤں سے دامن اٹھا کر دکھایا کہ نیچے ہتھیار ہیں۔ بیت المقدس کے عیسائی بھی چونکہ جابیہ آئے ہوئے تھے اسلئے یہیں معاہدہ لکھا گیا اور اس پر دستخط ہوئے

تاریخ اسلام میں یہ عہد نامہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے خود ایک مخالف مذہبی فرقہ کے ایک مقدس شہر کے متعلق سے لکھا اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا طرز عمل دوسرے مذاہب اور ان کی عبادت گاہوں کے متعلق کیا ہونا چاہیئے۔ اس معاہدہ کے الفاظ یہ تھے (ترجمہ)

"یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔ یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام ہم مذہبوں کے لئے ہے کہ نہ ان کے گرجاؤں میں سکونت کی جائے گی۔ نہ انہیں مسمار کیا جائے گا۔ نہ ان کو یا ان کے احاطہ کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا۔ نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کمی کی جائے گی۔ مذہب کے بارہ میں ان پر قطعاً کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔ ایلیا ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے

ایلیا والوں پر فرض ہے کہ وہ اور شہروں کی طرح جزیہ دیں۔ اور یونانیوں کو اپنے ہاں سے نکال دیں۔ ان یونانیوں میں سے جو شہر سے نکلے گا۔ اس کی جان اور مال محفوظ ہے۔ جب تک وہ اپنی جائے پناہ تک نہ پہنچ جائے۔ اور ان میں سے جو ایلیا میں رہنا چاہے۔ اس کے لئے بھی امن ہے۔ اس کو جزیہ دینا ہوگا۔ ایلیا والوں میں سے جو اپنا مال و جان لے کر نکل جانا چاہے تو وہ بھی اور ان کے گرجے اور صلیب مامون ہیں جب تک وہ اپنی جائے پناہ پر نہ پہنچ جائیں"

اس تحریر پر خدا۔ رسول۔ خلفاء اور مسلمانوں کا ذمہ ہے۔ بشرطیکہ یہ لوگ مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔ اس پر خالد بن ولید۔ عمرو بن العاص عبد الرحمٰن بن عوف اور معاویہ بن ابی سفیان گواہ ہیں۔

پنڈت لیکھرام کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کا ایک نمایاں نشان

پنڈت لیکھرام آریوں کے ایک لیڈر تھے مگر بہت بدزبان اور شوخ طبیعت۔ اسلام پر اعتراضات کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے تھے اور اس طرح مسلمانوں کے قلوب کو چھلنی کرتے تھے

جب ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرتے ہوئے انہیں نشان نمائی کی دعوت دی تو پنڈت لیکھرام گستاخی میں اور بھی بڑھ گئے وہ بار بار حضور سے نشان طلب کرتے اور کہتے تھے کہ میرے متعلق اگر کوئی پیشگوئی ہے تو بے شک اسے شائع کردو۔ حضورؑ نے جب دعا کی تو الہام ہوا۔

عجل جسد لہ خوار لہ نصب وعذاب

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اس کے لئے عذاب مقدر ہے جو اسے مل کر رہے گا۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء)

۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے حضور پر یہ ظاہر کیا کہ :-

"چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کو حضور نے اعلان فرمایا کہ :-

"غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ... ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ہے ... اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے ... تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام ... کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے"

(آئینہ کمالات اسلام)

پھر حضور نے اپنے عربی اشتہار میں فرمایا کہ :-

(ترجمہ) "مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے خبر دی ہے اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے دن کے قریب ہوگا"

(کرامات الصادقین)

اس پیشگوئی کے باوجود پنڈت لیکھرام کی شوخیوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ اس پیشگوئی کے مقابلہ میں اس نے بھی اپنی یہ پیشگوئی شائع کر دی کہ :-

"یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائیگا اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا"

(تکذیب براہین احمدیہ)

بالآخر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہو گیا۔ پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی غلط اور جھوٹی نکلی اور اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی چنانچہ حضور کی پیشگوئی کے پانچویں سال یعنی چھ سال کی مقررہ میعاد کے اندر عید الاضحیہ کے دوسرے دن یعنی ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو شام کے چھ بجے کسی نامعلوم شخص کے ہاتھوں پنڈت لیکھرام قتل کر دیئے گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک روشن نشان ظاہر ہوا۔ خود پنڈت لیکھرام کے ساتھیوں نے یہ اعتراف کیا کہ

"لیکھرام کے مارے جانے کی نسبت پیشگوئی ... پوری ہوئی"

(اہنسا کا اوتار مؤلفہ پنڈت مدن گوپال)

انگلستان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

مسجد فضل لنڈن میں دو ہزار افراد کا ایمان افروز اجتماع

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نائب امام مسجد فضل لنڈن

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام امسال لنڈن اور دیگر مقامات پر عید الاضحیہ کی تقریب مورخہ ۶ فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ پورے اہتمام سے منعقد ہوئی۔ گلاسگو میں نماز عید مکرم و محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ وہاں پر حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی ۔۔۔ لنڈن میں عید الاضحیہ کی تقریب مسجد فضل میں منعقد ہوئی عید کے موقع پر مختلف انتظامات کے سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی تھی جس کے صدر مکرم ڈاکٹر ولی اللہ شاہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ لنڈن تھے۔ عید کمیٹی کے ممبران اور ان کے رفقاء کار نے نہایت شوق سے فرائض سرانجام دئے اور جملہ انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے احاطہ کو رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مسجد میں جگہ ناکافی ہونے کی وجہ سے مردوں کے لئے محمود ہال کے سٹیج لائبریری اور اس سے ملحقہ کمروں میں بھی انتظام کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے محمود ہال کا سارا حصہ مخصوص کر دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود حاضرین کے لئے یہ جگہ ناکافی ثابت ہوئی اور بہت سے احباب کو مسجد اور ہال کے درمیانی حصہ میں کھلی جگہ پر بیٹھنا پڑا۔ اندازہ ہے کہ عید الاضحیہ کی اس بابرکت تقریب میں مجموعی طور پر دو ہزار افراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ہمارے دوست مکرم فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلنگھم کی سرکردگی میں تشریف لائے۔ آکسفورڈ، ہنسلو، ہائی وکمب، کرائیڈن، برمنگھم، ساؤتھ ہال، ایلنگ اور بعض دیگر مقامات سے بھی احمدی احباب کافی تعداد میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

نماز عید کے لئے ساڑھے دس بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ پر نماز عید مکرم و محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے پڑھائی اور بعد ازاں خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ خطبہ عید میں آپ نے عید الاضحیہ کے پس منظر کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ یہ عید ہم سب کو اطاعت و قربانی کے میدان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے پیش کردہ نمونے پر چلنے کی دعوت دیتی ہے بعد ازاں آپ نے احباب جماعت کو باہم محبت و پیار سے رہنے اور ہر ایک سے حسن سلوک کرنے کی تلقین فرمائی محترم امام صاحب عید سے دو روز قبل یہاں تشریف لائے تھے اور وسیع پیمانہ پر احباب جماعت سے آپ کے خطاب کا پہلا موقع تھا اس مناسبت سے آپ نے قدرے تفصیل کے ساتھ اپنا تعارف کروایا اور ایک بار پھر اس امر پر زور دیا کہ ہماری کامیابی کا دارومدار باہم محبت و پیار پر ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو اپنی مساعی تیز تر کرنے اور نیک نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ عید کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس میں سب حاضرین نے شمولیت کی۔

نماز عید کے بعد احباب جماعت نے نہایت محبت و خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر مشن کی طرف سے سب حاضرین کی خدمت میں چائے اور سموسے پیش کئے گئے ڈاکخانہ کی ہڑتال کی وجہ سے نماز عید کے متعلق اطلاع بذریعہ ڈاک نہیں بھجوائی جا سکتی تھی تاہم ٹیلیفون پر صدر صاحبان اور استفسار کرنے والے احباب کو اطلاع دی جاتی رہی۔ تین مقامی اردو ہفت روزہ اخبارات میں نماز عید کا اعلان شائع کر دیا گیا۔ عید کے روز ایک مقامی اخبار کے نمائندہ نے تقریب کی تصاویر لیں اور محترم امام صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ عید کی خبر متعدد اخبارات کو بغرض اشاعت بھجوائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ ۴

۴ منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس موقع پر کام کرنے والے سب کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے اور اپنے فضل سے اس ملک کے لوگوں کو قبول حق کی توفیق دے۔ خدا کرے کہ بہت جلد ساری دنیا اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے مہینہ میں مَیں نے ربوہ میں کیا دیکھا؟

از مکرم مولوی عبد الرحمن خان صاحب ساکن داتہ ضلع ہزارہ حال مقیم دارالضیافت ربوہ

مجھے ایک عرصہ کے بعد گذشتہ رمضان المبارک کا مہینہ مرکز احمدیت ربوہ میں گزارنے کی توفیق ملی۔ میں نے دیکھا کہ یہاں کے مرد عورتیں بچے بوڑھے اور نوجوان سبھی قرآن کریم کے عشق میں سرشار ہیں۔ ان میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور صحابیات کے نقش قدم پر چلنے کا ایک خاص جوش اور جذبہ پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر روزانہ بعد از نماز ظہر مسجد مبارک میں قرآن کریم کا جو درس ہوتا ہے اس میں ربوہ کے مکین بڑے شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ دوپہر کے بعد ربوہ کے گلی کوچوں میں ایک چہل پہل ہوتی ہے کیونکہ لوگ جوق در جوق اپنی بغلوں میں قرآن کریم لئے مسجد مبارک کی طرف آرہے ہوتے ہیں۔ ربوہ کی آبادی اللہ تعالےٰ کے فضل سے میلوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ مگر دور دراز کے محلوں سے بھی احباب درس القرآن کے لئے مسجد تشریف لاتے ہیں۔ مسجد میں عورتوں کے لئے پردے کا معقول انتظام ہوتا ہے اور لاوڈ سپیکر بھی نصب ہوتا ہے۔ اس لئے ہزارہا سامعین تک درس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ عورتیں اور بچے بھی بڑے شوق سے درس میں شامل ہوتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا قرآن کریم کا عشق ان لوگوں کے رگ رگ میں سمایا ہوا ہے۔ بعد نماز عشاء مساجد میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ مساجد نمازیوں سے پُر ہوتی ہیں۔ قاری صاحبان بڑے سوز و گداز سے قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ جہاں پر دعائیں آتی ہیں انہیں بار بار دہراتے ہیں جبکہ مقتدی آمین کہتے چلے جاتے ہیں۔ رکوع و سجود میں اسلام کی ترقی کے لئے اتنے سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کی جاتی ہیں کہ مساجد گریہ وزاری اور آہ و بکا سے گونج اٹھتی ہیں۔ دعائیں کرنے اور درس سننے والوں میں پاکستانی بھی ہوتے ہیں اور افریقہ۔ یورپ امریکہ اور ایشیا کے دیگر مختلف ممالک سے آنے والے وہ احمدی نوجوان بھی ہوتے ہیں جو اپنے مرکز میں دینی تعلیم اور روحانی برکات کے حصول کے لئے مقیم ہیں۔

جب میں نے یہ نظارہ دیکھا تو مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور مخالفین کے غلط پراپیگنڈا سے متأثر ہیں کاش وہ جماعت احمدیہ کے مرکز میں آکر خود دیکھیں کہ ربوہ کے مکین اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اور قرآن کریم کے عشق میں کتنے سرشار ہیں۔ کیا عشق نبوی اور عقیدت قرآن کے یہ نظارے آج دنیا کے پردے پر کہیں اور مل سکتے ہیں؟ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو لاکھوں روپیہ ہر سال دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے پر صرف کر رہی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ کاش دیگر مسلمان بھائی بھی اس مقدس کام میں جماعت احمدیہ کے ساتھ شریک ہو جائیں تا کہ دنیا میں جلد سے جلد اسلام کی حقیقی حکومت قائم ہو جائے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری چند مطبوعات

درثمین اردو مجلد ۱/- کلام محمود مجلد ۳/- دعائیہ سلیٹ ۵/۲ علم کلام مسیح موعود ۱/- احمدی جنتری ۰/۵۰ نماز مترجم ۳۵/ ادعیۃ الفرقان ۲۵ پیسے ادعیۃ الرسول ۲۵ پیسے ادعیۃ المسیح الموعود ۲۵ پیسے قبولیت دعا کے طریق ۳۵ پیسے پنج ارکان اسلام ۲۵ پیسے چہل احادیث دس پیسے سوغات مسیح دس پیسے ملنے کا پتہ

یاسین بکڈپو گولبازار ربوہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔

ھُوَ الشَّافِی

شفا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے دعا اور دوا اُسی کے اذن سے شفا دیتی ہیں اور اسی کے منشاء سے ادویات اور طریقہ ہائے علاج میں مسلسل ترقی اور نت نئی ایجادات نے بہت سی لاعلاج امراض کو قابل علاج بنا دیا ہے:

CURATIVE SYSTEM کیوریٹو سسٹم

کے معنے ہیں شفا بخش طریقہ علاج یہ ہومیو پیتھی کی جدید ترین اور کامیاب ترین صورت ہے اس لئے ڈاکٹر کے بعد ڈاکٹر بدلنے کی بجائے لاعلاج امراض میں طریقہ علاج بدل کر دیکھیں امید ہے اللہ تعالےٰ شفا عطا فرمائیں گے (ڈاکٹر ابو مسعود بنگالی نزد ربوہ)

تورات وانجیل کے محرف و مبدل ہونے کا اعتراف

عیسائیت کی بنیاد عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید یعنی تورات اور انجیل پر ہے۔ مگر یہ دونوں کتابیں محرف و مبدل ہو چکی ہیں۔ اس لئے ان پر پوری طرح اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ ان کتب کا محرف و مبدل ہونا خود عیسائی حلقوں کو بھی تسلیم ہے۔ بطور مثال چند حوالے درج ذیل ہیں۔

۱۔ تفسیر انجیل مصنفہ بارن جلد ۴ حصہ ۲ باب ۴ مطبوعہ ۱۸۸۳ء میں لکھا ہے۔

"کلیسیا کے قدماء مورخین سے اناجیل کی تالیف کے زمانہ کے متعلق جو حالات ہم تک پہنچے ہیں ایسے غیر معین اور ابتر ہیں کہ کسی ایک معین امر کی طرف نہیں پہنچاتے اور پرانے سے پرانے قدماء نے اپنے وقت کی گپوں کو سچ سمجھ کر لکھ دیا۔ اور ان لوگوں نے جو ان کے بعد ہوئے ادب کر کے ان لوگوں کے لکھے ہوئے کو قبول کر لیا اور یہ روایات سچی اور جھوٹی ایک لکھنے والے سے دوسرے لکھنے والے کو پہنچیں اور مدت دراز کے گزر جانے کے بعد ان کی تنقید متعذر ہو گئی"

۲۔ اسی کتاب کی جلد چہارم میں لکھا ہے۔

"نامہ عبرانیہ اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم سوم یوحنا اور نامۂ یعقوب اور نامۂ یہودا اور مشاہدات یوحنا اور نامہ اوّل یوحنا کے بعض درس (یعنی آیات) کا حال تو ایسا ابتر ہے کہ کہنے کے لائق نہیں۔ ان کو تو محض زبردستی بلا سند حواریوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے ان کتب کا انکار کیا تھا۔"

۳۔ کاتھلک ہیرلڈ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۴۴ء صفحہ ۲۰۵ پر لکھا ہے۔

"اسٹاڈلن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یوحنا کی انجیل یقیناً مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب علم نے لکھی ہے اور بارن اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ فرقہ ایلوجین جو دوسری صدی میں تھا اس انجیل (یعنی یوحنا) اور اسی طرح یوحنا کی سب تصنیفات سے انکار کرتا ہے"

۴۔ پھر ایک اور حوالہ درج ذیل ہے جس میں وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ انجیل میں یقیناً بعد میں ایزادیاں کی گئی ہیں۔

"یوسیبیس اپنی تاریخ کلیسیاء کی ...... کتاب ۳ کے باب ۲۳ میں لکھتا ہے کہ پطرس کا پہلا خط سچا ہے مگر دوسرا خط پطرس کبھی پاک کتب میں شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن پڑھا جاتا تھا"

اس سے پتہ لگتا ہے کہ یوسیبیس کے زمانہ میں عہد نامہ جدید اور تھا اور اب اور ہے تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسیبیس کلیسیاء کے بہت بڑے آدمیوں میں سے تھا

۵۔ اس کے بعد ہم ایک اور حوالہ درج کرتے ہیں جو انسائیکلوپیڈیا ببلیکا کا ہے۔ یعنی ان پادریوں کا جنہوں نے بائبل کی انسائیکلوپیڈیا لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"عہد نامہ قدیم عیسائیوں نے عیسائیوں کی خاطر لکھا تھا علاوہ ازیں یہ یونانی میں یونانی بولنے والوں کے لئے لکھا گیا تھا اور طرز تحریر اس وقت کے رائج طرز تحریر کے مطابق تھا یونانی بولنے والے گرجا کے تاریخی تسلسل میں کوئی حقیقی فرق نہیں پڑا اس لئے ہمیں تحریر کی کوئی حقیقی غلطی موجودہ نسخوں میں نہیں ملتی۔ گو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اختلافات پائے نہیں جاتے۔ لیکن وہ اختلافات حقیقی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ دیدہ و دانستہ پیدا کئے گئے ہیں اور شروع سے ہی بعض مصنفوں نے بالارادہ تغیرات عہد نامہ میں پیدا کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ عہد نامہ قدیم اپنے ابتدائی زمانہ میں کوئی مذہبی تقدس نہیں رکھتا تھا"

انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۴ صفحہ ۹۸۰

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کی انسائیکلوپیڈیا کے مولفوں کے نزدیک پرانے عہد نامہ کے دو نسخے تھے۔ ایک عیسائیوں نے عیسائیوں کی خاطر لکھا تھا اور ایک یہودیوں نے یہودیوں کی خاطر لکھا تھا جس سے صاف ثابت ہے کہ عہد نامہ قدیم بھی محفوظ نہیں۔ بلکہ اس کے دو ایڈیشن ہیں ایک عیسائیوں نے عیسائیوں کی خاطر لکھ دیا

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد۔ پرانا اڈہ چنیوٹ

اسلام اور سائنس بقیہ صفحہ ۶

تحقیقات سے تو ثابت ہے کہ کئی درخت جو کسی وقت زمین میں دب گئے تھے۔ تغیرات زمانہ کے بعد پتھر کا کوئلہ بن گئے۔ اسیطرح یہ کہ ہیرا کوئلہ سے ہی بنتا ہے۔ پس یہ تعجب کی بات نہیں کہ انسانی جسم مرنے کے بعد زمین میں ایک لمبا عرصہ دفن رہنے پر پتھر بن گئے۔"

(۴)

سوال: حدیث میں ہے کہ نبوت کے ۴۶ حصے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: حیاتیات میں ایک عظیم انکشاف یہ ہوا ہے کہ انسان کے خلیہ حیات میں دو جوڑے یعنی ۲۳ + ۲۳ = ۴۶ تاگے ہوتے ہیں۔ یہ تاگے انسانی خصائل سیرت اور وراثت کا گویا "تحریری ریکارڈ" ہے۔ ۲۳ حصے والد سے آتے ہیں۔ اور ۲۳ والدہ سے۔ ان کے ملنے سے جو خلیۂ حیات تیار ہوتا ہے۔ وہ ۴۶ تاگوں میں مربوط ہوتا ہے۔ ان تاگوں میں مربوط ہوتا ہے۔ ان تاگوں میں انسانی فطرت اور سرشت کی ہر وہ چیز نقش ہے جس نے نشوونما کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ یہ خلیۂ حیاۃ گویا لوحِ محفوظ ہے۔ در مکنون ہے انسانی فطرت اس میں مرکوز ہے۔ فطرت انسانیہ کی تربیت کے فطرۃ اللہ (نبوۃ) کے بھی ۴۶ حصے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے فطرت اللہ التی فطر النّاس علیھا۔ گویا نبوت کے ۴۶ لمعات نور۔ فطرت انسانیہ کے ۴۶ تاگوں سے مربوط ہو جاتے ہیں۔ اس طرح انسانی تربیت کا دائرہ مکمل ہو جاتا ہے قرآن حکیم شریعت اور مبشرات کا جامع ہے نبوۃ کے چھیالیس حصوں پر مشتمل یہ کتاب فطرت انسانیہ کے ۴۶ تاگوں کے سرے عرش الٰہیہ سے جوڑ دیتی ہے۔

خلیۂ حیات میں چونکہ کروموسوم Chromosome کے دو جوڑے ہوتے ہیں یعنی ۲۳ + ۲۳ جو کہ انسانی فطرت کے معمار ہیں۔ ۲۳ سال تک ہوئیں۔ یہ مناسبتیں خالی از حکمت نہیں ہیں۔

—٭—

پتہ درکار ہے

مکرم محمد خورشید صاحب ابن علی حسین صاحب قوم اعوان موصی نمبر ۱۹۵۵۸ نے مورخہ ۲/۶۹/۱۴ کو بہاولپور شہر سے وصیت تحریر کی تھی۔ اس کے بعد موصی مذکور کا ایڈریس معلوم نہیں ہو سکا۔

اگر موصی مذکور خود پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم دفتر کو جلد اطلاع دیں تاکہ براہ راست وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

وقف جدید کا بقایا

جماعتوں کو اطلاعات بھجوائی جا رہی ہیں کہ ان کے ذمے ۱۹۷۰ء کا کس قدر بقایا قابل ادا ہے۔ از راہ کرم ان اطلاعات پر فوری توجہ فرما دیں اور ہر ممکن طریق سے بقایا جات ادا فرما کر وقف جدید کے حساب کو مکمل کریں (ناظم مال)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ کتب کا
مکمل سیٹ تیئس ۲۳ جلدوں میں
ہدیہ ۲۲۰ روپے علاوہ محصولڈاک
نوٹ: جلد دوم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی۔
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ۔ فون ۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔
غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں سالانہ چندہ صرف ۶ روپے
(مینیجر)

حب اٹھرا
مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴۴۔ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۳ روپے
(مینیجر)

ہیں ان تمام کرم فرماؤں کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے بر موقع جلسہ سالانہ
پائین بکڈپو
کی مطبوعات خرید کر اعانت فرمائی
امید ہے کہ آئندہ بھی یاد فرماتے رہیں گے،
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
حافظ مبین الحق شمس۔ مالک پائین بکڈپو گولبازار ربوہ

بل ماہ فروری ۱۹۷۱ء
جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔
ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ مارچ تک ضروری ہے
(مینیجر الفضل ربوہ)

لیکوریا اور دمہ کا علاج
دمہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ (سیالکوٹ)
لیکوریا مکمل کورس محصول ڈاک -/۳ روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ربوہ سے
ماہنامہ خورشید حکمت کا اجراء
دوستوں کو یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ ربوہ سے طبی رسالہ خورشید حکمت اسی ماہ جاری ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔ یہ رسالہ خورشید یونانی دواخانہ کے زیر انتظام شائع ہوگا۔ اطباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی معلومات رسالہ میں طباعت کے لئے بھجوائیں جزاکم اللہ
حکیم خورشید احمد ایڈیٹر رسالہ خورشید حکمت ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کو پانی ٹھنڈا لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
چائنہ ڈینٹل سروس بانی والا تالاب نند رنگ محل لاہور

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

تقریب شادی اور دعوت ولیمہ

میرے بیٹے عزیزم داؤد احمد چیمہ بی اے کی تقریب رخصتانہ ۲۱ فروری کو بوقت ۲ بجے بعد دوپہر عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے جو مکرم محمد جلال صاحب شمس شاہد مربی سلسلہ نے کی ہوا۔ بعدہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق امیر جماعت غانا مغربی افریقہ نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر نکاح کا اعلان فرمایا۔ بعدہ مکرم مرزا برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ عزیزم داؤد احمد کی شادی عزیزہ زاہدہ صدیقہ صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب محلہ دارالصدر غربی الف کے ساتھ ہوئی۔

دوسرے روز مورخہ ۲۲ فروری کو میرے دوسرے بیٹے عزیزم مبشر احمد صاحب چیمہ کی تقریب رخصتانہ بوقت تین بجے بعد دوپہر نارووال ضلع سیالکوٹ میں عمل میں آئی۔ بارات ربوہ سے صبح چھ بجے بذریعہ کار اور بس روانہ ہوئی جو گیارہ بجے قبل دوپہر نارووال پہنچی اور اسی روز تقریب رخصتانہ کے بعد رات کو دس بجے کے قریب بخیرو عافیت واپس ربوہ پہنچی۔ عزیز مبشر احمد کا نکاح دو سال قبل نصرت بیگم بنت چوہدری غلام رسول صاحب آف نارووال سے چار ہزار حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد نے پڑھا تھا۔

اگلے روز مورخہ ۲۳ فروری کو ۱ بجے بعد دوپہر دونوں بچوں کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بزرگان سلسلہ و احباب کرام نے کثیر تعداد میں شمولیت فرمائی۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جملہ متعلقین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیروبرکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (خاکسار محمد ابراہیم چیمہ فیکٹری ایریا ربوہ)

تجربہ کار ڈرائیوروں کی ضرورت

تحریک جدید کے زراعتی فارم محمد آباد ضلع تھرپارکر میں پچیس انجن (ڈیزل) کے لئے چند تجربہ کار ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔

سلسلہ کی خدمت کے خواہش مند نوجوان اپنی درخواستیں فوری طور پر پریذیڈنٹ صاحب مقامی کی وساطت سے بھجوائیں۔ نیز اپنی درخواست میں کم سے کم قابل قبول تنخواہ کا بھی ذکر کریں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا کام ہے۔ اشاعت اسلام کے اس کام کو براعظم افریقہ کے ممالک میں مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کو مضبوط کیجئے۔ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے آپ ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں۔ (سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

۱۔ میری اہلیہ بیمار ہے۔ نیز میرے والد سرگودھا میں علیل ہیں۔ جس سے پریشانی ہے۔ جملہ احباب کرام سے ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (منظور الحق عباسی واہ سیمنٹ ورکس)

۲۔ میری ہمشیرہ بغرض علاج مشن ہسپتال لائل پور میں داخل ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ناصر علی محمد ایڈووکیٹ لیہ۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ)

۳۔ خاکسار کا ۹ مارچ سے امتحان شروع ہو رہا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (مشتاق احمد ہفتم بی۔ ڈی بی۔ ہائی سکول کوٹ مومن)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۱۳

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	صبح ۳	۵-۰۰	۶-۰۰	۸-۱۵	۹-۱۵	۱۰-۰۰	۱۱-۰۰	۱۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۱۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودھا	صبح ۳-۲۰	۵-۲۰	۷-۴۰	۸-۲۰	۱۱-۲۰	۱۱-۴۰	۲-۴۰	۳-۳۰	۳-۴۰	۶-۰۰	۸-۲۰

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ چلایا گیا ہے نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے (مینیجر ایم اے ظفر)

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۲۵۲۳ پر تشریف لاویں

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون نمبر ۶۲۵۱۸

آفتابی سلاجیت

۵۰ فی صد خون پیدا کرنے اور ہر قسم کے دردوں کے لئے بے نظیر اکسیر ہے قیمت ۲۰ تولہ ۱۰ روپے ۸۰ تولہ چالیس روپے ایک سیر کے آرڈر پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

پتہ: جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مرغی خانہ

چوزے اور چوزے گر مشینیں

۲۰۰ انڈے ۳۰۰ انڈے تک، ہم سے خریدیں ریٹ یک روزہ چوزے مکس ۱۵۰ روپے سینکڑہ یک روزہ چوزیاں ۱۹۰ نمبر ۳۰۰ روپے سینکڑہ دو صد انڈے والی مشینیں تیل کی ۳۰۰ بجلی کی ۳۰۰ بجلی اور تیل دونوں سے چلنے والی ۴۰۰/-

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ۔

PHOTOGRAPHERS & PHOTO GOODS DEALERS.

FOTO CENTER HAIDER ROAD
RAWALPINDI

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۶ تبلیغ تا ۴ امان ۱۳۵۰ ہجری شمسی

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ لیکن بعد ازاں چکروں (دوران سر) کی تکلیف عود کر آئی جو ۳ امان کو شدت اختیار کر گئی۔ اس روز صبح سے دوپہر تک دوران سر کی بہت تکلیف رہی۔ بعد دوپہر اس میں کمی ہو گئی لیکن دماغی ضعف محسوس ہوتا رہا۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(نوٹ: حضور کی صحت کے متعلق ۴ امان کی اطلاع صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔)

۲۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۶ تبلیغ کو ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نماز باجماعت کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور اس امر کو بہت خوبی سے ذہن نشین کرایا کہ ہر مسلمان کے لئے نہ صرف خود پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اسی مستعدی کے ساتھ نماز باجماعت کا پابند بنانا ضروری ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمائی۔

۳۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے نائیجیریا جانے کے لئے ۱۲ تبلیغ کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں آپ بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں اسی طرح مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب گیمبیا جانے کے لئے ۱۴ تبلیغ کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے وہاں سے آمدہ اطلاع کے بموجب آپ بھی وہاں بخیریت پہنچ چکے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو مبلغین اسلام کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۴۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کا بائیسواں جلسہ سالانہ جو بو نامی شہر میں ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری کو منعقد ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے پانچ صد سے زائد احباب نے اس میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں سیرالیون کے دو وزراء تین ممبران پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیفس اور بعض اعلیٰ سرکاری حکام بھی شامل تھے۔

وزیر خارجہ آنریبل سی پی فورے نے افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے جماعت احمدیہ سیرالیون کا شکریہ ادا کیا۔ اور حکومت کی طرف سے پوری حمایت کا یقین دلایا۔ آپ نے سیرالیون کے ہزاروں باشندوں کو زیور علم سے آراستہ کرنے والا قومی تعمیر کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کے کردار اور اسکی خدمات نیز اس کے محبت امید اور باہمی رواداری کے پیغام کو بہت سراہا۔ ریذیڈنٹ منسٹر آنریبل کوسو کرنٹے نے احمدیہ مشن کی معاشرتی، تعلیمی اور مذہبی سرگرمیوں کا ذکر کر کے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ گیمبیا کے ہائی کمشنر نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے ہر پہلو اور اس کی حکمت سے دوسروں کو آگاہ کرنے میں انتھک جد و جہد اور دوڑ دھوپ سے کام لیتے ہیں جتنا کہ کسی انسان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسلام کا پیغام اپنی پوری جامعیت کے ساتھ دوسروں تک پہنچ جائے تاکہ وہ اس کی پوری معرفت حاصل کر کے اس سے بھرپور فیض یاب ہو سکیں۔

آنریبل ڈی سی بوونگے اور مسلم کانگریس سیرالیون کے جنرل سیکرٹری جناب اے کے زبیر نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ جماعت اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے سلسلہ میں جو گرانقدر مساعی بروئے کار لا رہی ہے اس کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو بالعموم اور مسلمانان افریقہ کو بالخصوص اس جماعت کا شکرگزار ہونا چاہیئے یہ جماعت سب کی طرف سے شکریہ کی مستحق ہے انہوں نے گزشتہ سال سیرالیون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کو مسلمانان سیرالیون کے لئے غیر معمولی طور پر رحمت اور برکت کا باعث قرار دیا۔ جناب اے کے زبیر نے فرمایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہے۔

امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے جلسہ میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر دس افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۵۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۱۹۷۰ء کے دورۂ مغربی افریقہ کے بعد وہاں کے ممالک میں اسلام کی ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے چنانچہ سیرالیون کے امیر و انچارج مشن مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنی حالیہ رپورٹ میں اطلاع دی ہے کہ وہاں بفضل اللہ تعالیٰ تین نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ایک تو مشرقی صوبے کے اہم مقام "کینما" کے قریب ایک مقام LELEHAN میں مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کے ذریعہ ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے جہاں ۱۴ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن کے قریب گزشتہ چند ماہ میں پانچ نئی جماعتیں قائم ہوئی تھیں اب حال ہی میں وہاں مزید دو گاؤں میں بارہ افراد پر مشتمل دو نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں علاوہ ازیں جورو کے علاقہ میں حال ہی میں ۱۴ افراد نے بیعت کی تھی اب وہاں مزید تین بیعتیں ہوئی ہیں۔ پھر وہاں کے ایک غیر از جماعت چیف نے احمدیہ مشن سنٹر کے لئے ایک بڑا وسیع مکان دیا ہے۔ سیرالیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے بہت امکانات ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے سینوں کو قبول حق کے لئے کھول دے تاکہ وہ بھی مسیح محمدی کے سپاہیوں میں شامل ہو کر غلبۂ اسلام کی مہم میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب کے سلسلے میں ضروری اعلان

تمام احباب سلسلہ بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ کی اطلاع اور آگاہی کی غرض سے لکھا جاتا ہے کہ آئندہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۴۹ ہش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے

تجویز یہ تھی "عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے۔ یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو گا"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور کرتے ہوئے فرمایا "آج کے بعد جو بھی انتخاب ہو گا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو۔ اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہو گا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو۔ مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے۔ جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں بھی دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے۔ لیکن ترجمہ کا فرق نہیں کرنا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و با ترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے قائدین اضلاع انصار اللہ و خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

قائدین خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹ بھجوائیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہو گی تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کے اختتام پر اپنی مساعی اور اس کے نتائج کی رپورٹ جلد از جلد مرکز کو ارسال فرما دیں (مہتمم مال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴